# خبرونظر

مارچ 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

امریکی سفیر سے
## خصوصی انٹرویو

خواتین کا
## عالمی دن

سفیر کروکر کی
## الوداعی ملاقاتیں

امریکی سفیر رائن سی کروکر 2 مارچ 2007ء کو
کراچی میں گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد سے ملاقات کر رہے ہیں۔

لاہور: امریکی سفیر رائن سی کروکر 8 مارچ 2007ء
گورنر پنجاب خالد مقبول سے الودعی ملاقات کرتے ہوئے۔

سفیر امریکہ رائن سی کروکر 7 مارچ 2007ء کو
گورنر سرحد محمد علی جان اورکزئی سے ملاقات کر رہے ہیں۔

کوئٹہ: سفیر امریکہ رائن سی کروکر 12 مارچ 2007ء کو
وزیراعلیٰ بلوچستان جام محمد یوسف سے ملاقات کر رہے ہیں۔

# خبرونظر

مارچ 2007ء شمارہ نمبر 3


# فہرستِ مضامین

امریکی سفارتخانہ کی ویب سائیٹ 4

دہشت گردی کیخلاف جنگ جیتنے کا تہیہ 5

خواتین کو بااختیار بنانے میں تعلیم کا کلیدی کردار 6

معیشت میں خواتین کے کردار کی اہمیت 7

امریکی سفیر رائن سی کروکر کا خصوصی انٹرویو 8

امریکی سفیر کی جانب سے پاکستان کے ساتھ دیرپا تعلقات پرزور 12

پاکستان میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات میں اعانت 13

خواتین معاشرہ میں اپنا کلیدی کردار ادا کریں: امریکی سفیر 14

امریکہ سفیر کا دورۂ بہاولپور۔ دوطرفہ تجارت کی ضرورت پرزور 15

امریکی سفیر کا اُچ شریف میں صوفیائے کرام کے مزارات کا دورہ 16

صوبہ سرحد اور فاٹا میں سلامتی اور ترقی میں مدد دینے کے عزم کا اعادہ 17

"جمہوری مکالمات" پر مذاکرہ کا افتتاح 18

امریکی سفیر کا دورۂ کوئٹہ 19

پاکستان کو گندھارا تہذیب کے مسروقہ نوادرات کی حوالگی 20



ایڈیٹر ان چیف

**الیزبتھ او۔ کولٹن**

پریس اتاشی

سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

شائع کردہ

**شعبہ تعلقات عامہ**

سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607

ای میل: infoisb@state.gov

ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov


اردو سرورق

امریکی سفیر رائن سی کروکر اسلام آباد میں گندھارا تہذیب کے مسروقہ نوادرات کی پاکستان حکام کے حوالے کیئے جانے کی تقریب میں اظہار خیال کر رہے ہیں

(AP Photo/Anjum Naveed)

# امریکی سفارتخانہ کی ویب سائیٹ

http://islamabad.usembassy.gov

EMBASSY OF THE UNITED STATES
## ISLAMABAD • PAKISTAN

Embassy News | U.S. Citizen Services | Visas to the U.S. | U.S. Policy & Issues | Resources

### EMBASSY **HIGHLIGHTS**

*Islamabad, March 15, 2007 - U.S. Assistant Secretary of State Richard Boucher speaking at a Press Conference at U.S. Embassy Islamabad on Thursday.*

**Remarks By U.S. Assistant Secretary Of State Richard Boucher At The Press Conference At U.S. Embassy Islamabad, Pakistan**

It's a great pleasure for me to be back in Pakistan. As you know I'm a regular visitor and I always enjoy my trips – for the hospitality first of all. But I think it's very important to us as we try to work in Washington on things involving this region, especially Pakistan, that we understand from people here what the situation is on the ground. So it's a great pleasure for me to be back. It's also a great pleasure for me to be here with our Ambassador Ronald Neumann today who's done an excellent job representing the United States. It was an honor for me to be included last night with President Musharraf in a dinner to honor our Ambassador. This may be the last time that we appear together at a press conference, so I want you to know that and let me pay my own little tribute in public to him. **(complete text)**

**LATEST HEADLINES FROM THE EMBASSY**

**Female's Involvement Vital For Country's Stability: Ambassador Tahir-Kheli**

Senior Adviser to the Secretary of State for Women's Empowerment, Ambassador Shirin Tahir-Kheli, told a gathering of students and faculty of [illegible] University here Thursday that "for a country to be stable, it must involve the fema[illegible]." "The empowerment of women is vital [illegible] promotion of democracy and freedom," Ambassador Tahir-Kheli told the female university students. "Strengthening the role of women and providing opportunities for them are impor[illegible] in economic development as well as social and political progress." [illegible]

- ★ استعمال میں زیادہ آسان
- ★ مطلوبہ معلومات بآسانی تلاش کیجئے
- ★ امریکی ویزہ، امریکہ میں تعلیم، پاکستان کے بارے میں امریکی پالیسی، ملازمت کے مواقع کے بارے میں تازہ ترین معلومات
- ★ پریس ریلیزز
- ★ اردو میں حکومتِ امریکہ کی تازہ ترین رپورٹیں
- ★ ویب سائٹ روزانہ اپ ڈیٹ کی جاتی ہے

http://islamabad.usembassy.gov

# صدر مشرف نے

# دہشت گردی کیخلاف جنگ جیتنے کا تہیہ کر رکھا ہے:

## وائیٹ ہاؤس

(AP Photo/Larry Downing, Pool)

وائیٹ ہاؤس کے ترجمان ٹونی سنو نے کہا ہے کہ پاکستان کے دورہ پر نائب صدر پاکستانی حکام سے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پیش رفت اور القاعدہ کا پیچھا کرنے کے بہترین طریقہ کار کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں۔ٹونی سنو نے وائیٹ ہاؤس میں 26 فروری 2007ء کو ایک پریس بریفنگ میں کہا کہ طالبان موسم بہار میں حملے کی تیاری کر رہے ہیں اور ہم پاکستانیوں کے ساتھ مل کر ان خطرات سے نمٹنے کیلئے زیادہ موثر ہونے کیلئے کام کر رہے ہیں۔

ترجمان نے یاد دلایا کہ جب آپ صدر مشرف ایسے صدر سے ملاقات کرتے ہیں جو القاعدہ کے مسئلہ کو مکمل طور پر سمجھتے ہیں۔ان پر القاعدہ کی جانب سے کئی بار قاتلانہ حملے بھی ہو چکے ہیں اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ان کے ملک میں القاعدہ موجود ہے ۔۔ اس لئے یہ اہم ہے کہ اس معاملہ سے موثر طور پر کیسے نمٹا جائے۔اس لئے وہ برے لوگوں کا پیچھا کرنے کے متعلق موثر انداز میں کارروائی کیلئے مسلسل کام کر رہے ہیں۔

ایک اور سوال کہ آیا "وائیٹ ہاؤس مشرف حکومت کو سخت پیغام بھیج رہا ہے" کے جواب میں وائیٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا کہ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ یہ "سخت پیغام" ہے۔ہمارا یہ کہنا ہے کہ نائب صدر (ڈک چینی) صدر مشرف سے ملاقات کر رہے ہیں کیونکہ ہم القاعدہ اور طالبان کے خلاف زیادہ پیش قدمی کرنے کی اہمیت سمجھتے ہیں۔یہ نہ صرف پاکستان میں لوگوں کے تحفظ اور سلامتی کیلئے اہم ہے بلکہ واضح طور پر افغانستان کیلئے بھی اہم اور دہشت گردی کے خلاف وسیع تر جنگ کا بھی اہم عنصر ہے۔

(فوٹو خبر و نظر)

# خواتین کو با اختیار بنانے میں تعلیم کا کلیدی کردار ہے:

امریکی سفارت کار

امریکی سفارت کار لنگریڈ اسمتھ رالنگز نے 8 مارچ 2007ء کو انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے ہونے والی ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے خواتین کو با اختیار بنانے میں تعلیم کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

مس لنگریڈ اسمتھ رالنگز نے کہا کہ امریکی خواتین نے یہ جانتے ہوئے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے قوانین مرد وزن دونوں پر یکساں لاگو ہونے چاہئیں خود کو تعلیم سے آراستہ کیا اور ایسی تنظیمیں بنائیں جنھوں نے کانگریس پر آئین میں تبدیلی کیلئے دباؤ ڈالا تاکہ پہلے سے زیادہ مساوی معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔

انہوں نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ خواتین امریکہ میں 20 ویں صدی میں کس طرح تیزی سے ترقی کے قابل ہوئیں کہا کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران خواتین نے فیکٹریوں میں مردوں کی جگہ سنبھال لی کیونکہ مرد جنگ پر چلے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران معاشی خودمختاری کے تجربہ کے باعث انہیں اپنی ملازمتیں چھوڑ کر گھروں میں واپس لوٹ کر کُل وقتی گھریلو کام کاج کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی۔

"امریکہ میں خواتین کی با اختیاری - ماضی اور درپیش مسائل" کے موضوع پر گفتگو کے موقع پر امریکی سفارتخانہ کے شعبہ امور عامہ نے ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا تھا جس کا عنوان "مساوات کی راہ پر۔ امریکی خواتین نے کس طرح ووٹ جیتا" تھا اور اس میں خواتین کی عدم تشدد پر مبنی لیکن پُرعزم سیاسی فعالیت کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کی گئی تھی۔

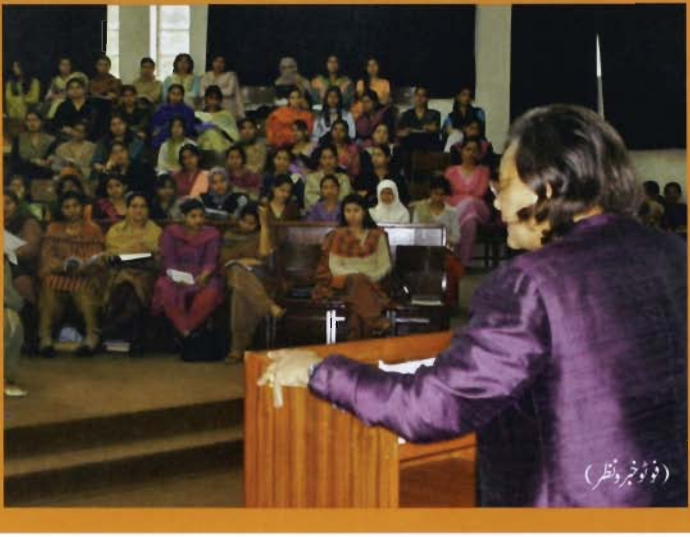

(فوٹو خبر و نظر)

مزید معلومات کیلئے ہماری ویب سائیٹ: http://islamabad.usembassy.gov ملاحظہ کریں۔

## امریکی سفارتکاروں کی جانب سے

# معیشت میں خواتین کے کردار

## اور ماؤں کی صحت کی اہمیت پر زور

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے 8 مارچ 2007ء کو لاہور میں خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے ہونے والی ایک تقریب میں معیشت میں خواتین کی فعال شمولیت اور ماؤں کی صحت کی دیکھ بھال کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے آج بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی کے دورہ کے دوران کہا کہ خواتین معاشرہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس دورہ کا مقصد یوایس ایڈ کی مالی معاونت سے پاکستان کے منصوبہ برائے تزویراتی ترقی و مسابقت کاری (PISDAC) کو اجاگر کرنا تھا جو خواتین کو جواہرات اور زیورات سازی کے شعبہ میں لانے کیلئے ہے۔ برائن ہنٹ نے کہا کہ دنیا بھر میں شہری اور دیہی علاقوں میں غربت خواتین کی شمولیت کے مواقع ضائع کرنے کی غماز ہے کیونکہ انسانی وسائل کے استعمال میں ناکامی معاشی ترقی کو روک دیتی ہے۔

برائن ہنٹ نے کہا کہ امریکہ کو خواتین کیلئے اقتصادی مواقع کے فروغ کیلئے نئے اشتراک کی اعانت کرکے خوشی ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ زیورات کے نمونوں کی تربیت کے متعلق بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی کا منصوبہ خواتین میں کاروبار کو فروغ دے گا۔

بعد ازاں ایک اسٹیج ڈرامہ "بہت دیر کردی" کی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے کہا کہ ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کا منصوبہ (PAIMAN) یوایس ایڈ کی پاکستان میں 2006ء کے دوران 127 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کا حصہ ہے، جس میں صاف پانی کی فراہمی اور تپ دق، پولیو اور ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام کے پروگرام بھی شامل ہیں۔

حکومت امریکہ اور یوایس ایڈ کو پنجاب میں ڈیرہ غازی خان، جہلم، خانیوال اور راولپنڈی میں PAIMAN کیلئے فنڈز فراہم کرکے ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کو بہتر بنانے کے کام میں تعاون پر فخر ہے۔ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر یہ بات نہایت مناسب ہے کہ ہم تمام پاکستانیوں کی صحت کیلئے خواتین کے دو اہم گروہوں یعنی ماؤں اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی اہمیت کو تسلیم کررہے ہیں۔

امریکی قونصل خانہ کی امور عامہ کی افسر کیتھلین ایگن نے لاہور کے ممتاز ڈاکٹرز اور غیر سرکاری تنظیم کے نمائندوں سے ایک ملاقات میں چھاتی کے سرطان کے مریضوں کے بروقت علاج اور دیکھ بھال کے متعلق شعور و آگہی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ چھاتی کے سرطان کے بارے میں زیادہ شعور و آگہی سے قیمتی جانیں بچائی جاسکتی ہیں اور ان کے خاندانوں کی مشکلات میں کمی آسکتی ہے۔

لاہور میں امریکی قونصل خانہ نے خواتین کا عالمی دن مختلف سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کرکے منایا جن میں پولیٹیکل آفیسر امینڈا پلز کا خواتین کے پولیس اسٹیشن کا دورہ، پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کے اعزاز میں ظہرانہ اور پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ کا گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول سنگھ پورہ کا دورہ شامل ہے۔ دن کا اختتام میڈیا، سیاست، تعلیم اور فنون لطیفہ کے شعبوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز پاکستانی خواتین کے اعزاز میں ایک استقبالیہ سے ہوا۔

# پاکستانی انتہائی

(فوٹو خبرونظر)

(فوٹو خبرونظر)

(فوٹو خبرونظر)

سوال: جنابِ سفیر! آپ کی شہرت پاکستان کے ایک "حقیقی دوست" کی سی ہے۔اب آپ پاکستان میں اپنے بھرپور قیام کے بعد رخصت ہورہے ہیں تو آپ پاکستان میں اپنے گزشتہ اڑھائی سالوں کے قیام کو کس طرح دیکھتے ہیں؟ پاکستان میں بطورامریکی سفیر آپ کن باتوں کو اپنی کامیابی شمار کرنا پسند کریں گے؟

سفیر کروکر: میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اورامریکہ کے درمیان تعلقات میں گزشتہ اڑھائی سالوں میں نمایاں طور پر ترقی ہوئی ہے۔میرا خیال میں یہ کسی خاص فرد کی کامیابی کا سوال نہیں ہے، بلکہ یہ اس سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ ہمارے تعلقات میں اداروں میں ترقی ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب اس کی کلیدی مثالوں سے آگاہ ہیں۔ حال ہی میں ہماری فوجی امداد کے طور پر کوبرا ہیلی کاپٹرز کی آمد ہے جس سے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی کوششوں کو مدد ملے گی۔ ہم نے پاک بحریہ کی بھی بڑھ چڑھ کر مدد کی ہے اور اب ایف سولہ طیاروں کے معاملے میں بھی پیش رفت ہورہی ہے۔ دو ایف سولہ طیارے پہلے ہی ملک میں پہنچ چکے ہیں۔ ہم نے اقتصادی شعبہ میں بھی زبردست کام کیا ہے۔ پانچ برسوں کے دوران ہماری تین ارب ڈالر کی امداد اقتصادی اور سلامتی کے شعبوں کے لئے برابر برابر ہے اور میرے خیال میں یہ تعلقات کے استحکام اور جاری رہنے کی ٹھوس مثال ہے۔ لیکن اگر مجھے تعلقات کے حوالے سے کسی ایک عنصر کا انتخاب کرنا پڑے جو میرے لئے اہمیت کا حامل ہو تو وہ زلزلہ زدہ علاقوں میں امدادی اور تعمیرِنو کی کوششیں ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کو زلزلہ کے حوالے سے سب سے زیادہ امداد دینے کا وعدہ کیا ہے جس کی مالیت نصف ارب ڈالر سے زیادہ ہے اور جس حجم اور رفتار سے امریکہ نے کارروائی کی وہ میرے خیال میں اس امر کی علامت ہے کہ جو کچھ پاکستان کے عوام کے ساتھ ہوا اُس سے امریکہ کے عوام کتنا متاثر ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری حکومت کی تیاری اور ہمارے لوگوں کی پاکستان کے لوگوں کو اُن کے پاؤں پر دوبارہ کھڑے ہونے کیلئے مدد دینے کیلئے ساتھ دینے کی علامت ہے۔

# لنسار اور مہمان نواز ہیں:

رائن سی کروکر

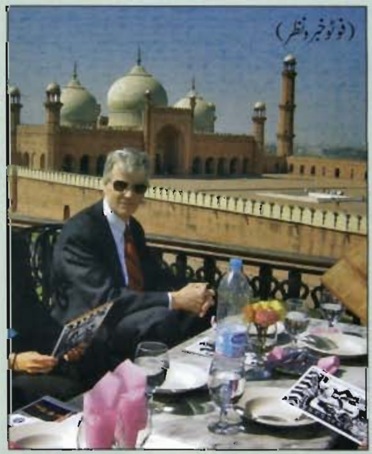

سوال: جناب سفیر! پاکستان کے عوام میں امریکہ کے متعلق بہت سے غلط تصورات اور تحفظات ہیں۔ آپ نے ان شکوک وشبہات کو دور کرنے اور دونوں معاشروں کے درمیان حائل خلیج کو ختم کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ کیا آپ تعلقات کے اس موجودہ فروغ کا تسلسل آنے والے برسوں میں بھی دیکھ رہے ہیں؟

سفیر کروکر: یہ بڑا کلیدی نکتہ ہے کیونکہ پائیدار تعلقات کیلئے یہ بات واضح ہے کہ حکومتوں کے درمیان مضبوط تعلقات کے ساتھ ساتھ لوگوں کے مابین بھی تعلقات مستحکم ہونے چاہئیں۔ ہم نے بہت سے ایسے اقدامات کئے ہیں جو میرے خیال میں اہم ہیں۔ جن میں سے ایک فل برائیٹ کے وظائف کا پروگرام ہے جسے ہم نے ڈرامائی طور پر اتنی وسعت دی ہے کہ یہ پوری دنیا میں فل برائیٹ اسکالرشپس کا سب سے بڑا پروگرام بن گیا ہے۔ اس سے اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ سینکڑوں انتہائی ذہین وفطین نوجوان پاکستانیوں کو آئندہ پانچ برسوں کے دوران امریکہ جاکر اپنی مہارتوں کو نکھارنے کا موقع ملے گا اور وہ اس کے ساتھ امریکی لوگوں اور معاشرہ کے بارے میں اپنے علم کو بڑھا کر اپنے ساتھ یہاں واپس لائیں گے۔ اس کے علاوہ، ہمارے نقطۂ نظر سے یہ بات بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے کہ وہ ہزاروں ان امریکیوں سے ملاقات کریں گے جنہیں کبھی کسی پاکستانی سے واسطہ نہیں پڑا یا کبھی پاکستان نہیں گئے لیکن وہ اس میل جول سے یہ اندازہ لگا سکیں گے کہ پاکستانی لوگ کیسے ہوتے ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں یہ لوگوں کے باہمی روابط کی سطح پر نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ دوسری چیز جس پر میں نے اپنے پاکستان میں قیام کے دوران بہت زیادہ کام کیا وہ یہ ہے کہ امریکہ جانے کے رجحان کو بڑھایا جائے اور ہم نے مسلسل پاکستانی میڈیا کے ذریعہ یہ پیغامات بھیجے ہیں کہ امریکہ قانونی طور پر آنے والوں کا خیر مقدم کرتا ہے اور ہم نے اس کے نتائج بھی دیکھے ہیں۔ 2006ء میں پاکستانیوں کو سن 2005ء کی بہ نسبت 30 فی صد زیادہ ویزے جاری کئے گئے۔ طالب علموں کیلئے 2006ء میں ویزے کی شرح 2005ء کی بہ نسبت 55 فی صد بڑھ گئی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام پہنچ رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ پاکستانی امریکہ کا سفر کر رہے ہیں اور جب وہ ایسا کرتے ہیں تو انہیں حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ امریکی لوگ کیسے ہوتے ہیں۔ اور جب یہ لوگ واپس آکر اپنے دوست احباب اور اہل خانہ کو بتاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مفاہمت فروغ پائے گی اور لوگوں کے باہمی روابط سے دوستی کی مفاہمت بڑھے گی۔

(فوٹو خبر ونظر)

سوال: جنابِ سفیر! پاکستان کے متعلق مغربی میڈیا میں کئی منفی اور بیشتر اوقات غیر منصفانہ اور گھسے پٹے تصورات پائے جاتے ہیں آپ گزشتہ اڑھائی سالوں سے یہاں ہیں اور اس دوران آپ نے شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملاقاتیں کی ہیں۔ آپ کا عام پاکستانیوں اور پاکستانی طرزِ زندگی کے بارے میں کیا خیال ہے؟

سفیر کروکر: میں نے پاکستان کو پاکستانیوں کو نہایت خوش مزاج اور مہمان نواز پایا ہے۔ یہاں میں اس بات کو ذکر کروں گا کہ اپنے اڑھائی سالہ قیام کے دوران میں نے واضح طور پر ایسے بہت سے پاکستانیوں کو پایا جو خطہ میں امریکی پالیسی کے مختلف پہلوؤں سے ناخوش ہیں۔ میرے امریکی عملہ نے بھی مسلسل اس حقیقت سے آگاہ کیا جو میں نے یہاں دیکھا۔ تاہم انفرادی سطح پر امریکہ مخالف پرخاش یہاں نہیں پائی جاتی۔ سفارت خانہ سے تعلق رکھنے والے امریکی یا پھر عام امریکی باشندے جب مختلف شہر کی گلیوں اور بازاروں میں جاتے ہیں تو ان کا واسطہ مہمان نوازی اور دریا دلی کے سوا کسی چیز سے نہیں پڑتا اور میرے خیال میں یہ بات غیر معمولی ہے۔ یہ بالکل وہی صورت حال ہے مجھے یاد ہے کہ جب میں پہلی بار 1970ء کے عشرہ میں یونیورسٹی کے طالب علم کی حیثیت سے پاکستان آیا تھا اور میں نے پشاور سے واہگہ تک کا سفر کیا تھا۔ پاکستان کو وہ دورہ میرے لئے یادگار ہے کیونکہ جن لوگوں سے مجھے واسطہ پڑا وہ اتنے اچھے تھے کہ اگرچہ ان کے پاس بہت کچھ نہیں تھا لیکن جو کچھ بھی تھا وہ دوسرے کے ساتھ بانٹنے کیلئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ اس لئے اس قیام کے دوران مجھے سب سے زیادہ جو خوبیاں اچھی لگیں وہ مہمان نوازی، شائستگی اور دریا دلی ہیں۔

سوال: جنابِ سفیر! پاکستانی معاشرہ بھی اتنا ہی متنوع ہے جتنا آپ کا امریکی معاشرہ۔ آپ کے خیال میں امریکہ اور یہاں پاکستان کے طرزِ معاشرت اور رویوں میں کیا نمایاں فرق ہیں؟

سفیر کروکر: مجھے تو اختلافات کے بجائے یکسانیت زیادہ نظر آتی ہے۔ میں پاکستانیوں اور پاکستان میں انفرادی آزادی کا بے پناہ احساس دیکھتا ہوں۔ پاکستانیوں کے ذہن میں جو کچھ ہوتا ہے وہ کہنے یا اخبارات میں لکھنے یا ٹی وی، ریڈیو پر بیان کرنے سے بالکل نہیں ڈرتے۔ اپنی زندگی

(فوٹو خبر ونظر)

(فوٹو خبر ونظر)

(فوٹو خبرونظر)

کوآزادی سے گزارنے کی خواہش یہاں بے پناہ پائی جاتی ہے۔ میں پاکستانیوں کوتعلیم کیلئے جذباتی طور پر بے چین پاتا ہوں۔ میں ملک میں جہاں کہیں بھی گیا ہوں تو انہوں نے امریکہ سے جس بات کا بھی مطالبہ کیا ان میں سب سے پہلے یہ (تعلیم) ہوتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچوں کو اُن سے زیادہ مواقع میسرآئیں اور وہ اُن کی بہ نسبت زیادہ اچھی تعلیم حاصل کریں اور یہی خوبی امریکی معاشرہ اور تہذیب کا بھی حصہ ہے۔ امریکیوں کی طرح پاکستان کے لوگ بھی بڑے متحرک ہیں اور ملک میں اور بیرون ملک سفر کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ اگر میں ایک فرق کا ذکر کروں تو وہ یہ ہے کہ پاکستانی لوگ اپنے خاندان سے زیادہ جڑے ہوتے ہیں اور پورا خاندان ان کی زندگیوں کا حقیقی محور ہوتا ہے اور اس میں صرف ان کے والدین، بچے، بھائی، بہنیں ہی شامل نہیں ہوتیں بلکہ عم زاد اور ماموں چچا اور پھوپھیاں خالائیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ باہر جانے والے پاکستانیوں سے توقع کی جاتی ہے کہ دوسرے ملک میں وہ اپنے ایسے رشتہ داروں کے گھروں میں بھی ہفتوں گزاریں جنہیں انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں خاندانی تعلقات نہایت مستحکم ہیں اور میرے نزدیک یہ بات قابل تحسین ہے۔

سوال: جنابِ سفیر! ایک غیر ملکی اور ایک اعلیٰ امریکی سفارت کار کی حیثیت سے آپ نے پاکستانی معاشرہ کی رسم ورواج کا بغور مشاہدہ کیا ہے۔ پاکستانی تہذیب اور ثقافت کی وہ کون سی خوبیاں ہیں جن سے آپ بے پناہ متاثر ہوئے؟

سفیر کروکر: ایک امریکی ہونے کے ناطے میرا پاکستانی تہذیب کے بارے میں سب سے اہم تاثر یہ ہے کہ یہ نہایت پرانی اور بھرپور تہذیب ہے۔ ہمارا ملک ایک نیا ملک ہے اور ایک نئی تہذیب ہے۔ پاکستانی تہذیب نہایت قدیم ہے اور جب کبھی میں ملک میں عجائب گھروں یا کھنڈرات کا دورہ کرتا ہوں اور میں نے خاصے مقامات دیکھے ہیں، میں اس بات سے متاثر ہوتا ہوں کہ اس ملک کی تہذیب کا سلسلہ کتنا پرانا ہے اور وہ تہذیبیں ہم بین الاقوامی برادری کیلئے کتنی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ بلوچستان میں پتھر کے دور سے لے کر موئنجو ڈارو تک، گندھارا تہذیب سے موجودہ ادوار تک سب جانتے ہیں۔ پاکستان میں جو کچھ ہوتا ہے اُس سے پوری دنیا پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے میں نہایت خوش ہوں کہ میں نے گندھارا تہذیب کے اُن قیمتی نوادرات کی واپسی کی تقریب کی صدارت کی جو پاکستان سے غیر قانونی طریقے سے برآمد کئے گئے تھے اور اب پاکستانی حکام کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ مسروقہ نوادرات کا صرف ایک وہی ذخیرہ تاریخی طور پر اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ امریکہ کے کئی عجائب گھروں اور پورے علاقہ میں آپ کو ایسے نوادرات نہیں ملیں گے۔

سوال: جناب سفیر! آپ نے پاکستان بھر میں سفر کیا ہے۔ آپ کو کون سا مقام سب سے دلچسپ لگا اور کیوں؟

سفیر کروکر: مجھے تمام علاقے دلچسپ لگے۔ پاکستان امریکہ کی طرح ناقابل یقین حد تک متنوع ملک اور معاشرہ ہے۔ اور امریکہ ہی کی طرح اگر آپ پاکستان کو سمجھنا چاہتے ہیں تو آپ کو سفر کرنا پڑے گا۔ کوئی شخص صرف اسلام آباد میں بیٹھ کر یہ تصور نہیں کرسکتا کہ اس نے پورے ملک کو سمجھ لیا ہے اگر ایسا ہے تو آپ واشنگٹن میں بیٹھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ پورے ملک کے تجربہ سے گزرے ہیں۔ اس لئے میں نے جہاں تک ممکن ہوا پاکستان کے صوبوں کا دورہ کیا اور نہ صرف صوبائی دارالحکومتوں بلکہ چھوٹے قصبوں اور شہروں میں بھی جانے کی کوشش کی۔ مجھے اپنے ذاتی علم کیلئے بڑی قیمتی معلومات میسر آئیں۔ آپ جانتے ہیں کہ گوادر سے پشاور اور ان کے درمیان جتنی بھی جگہیں ہیں جیسا کہ سندھ میں بدین یا پنجاب میں بہاولپور جا کر آپ کو پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کے بڑے شہروں سے دور زندگی کیسی ہے اور ان دوروں سے میرے علم میں زبردست اضافہ ہوا۔ مجھے اپنی تعیناتی کے دوران بیشتر قبائلی علاقوں کا بھی دورہ کرنے کا موقع ملا اور حقیقت اور گھسے پٹے تصورات کے مابین فرق کا پتہ چلا۔ باجوڑ میں قبائلی نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے یہ جان کر کہ وہ بھی اپنے بچوں کیلئے وہی چاہتے ہیں جو دیگر پاکستانی اور امریکی اپنے بچوں کیلئے خواہاں ہیں یعنی صحت، تعلیم اور روزگار کے مواقع۔ اس لئے اس دفتر سے باہر جتنا بھی وقت میں نے ملک میں گزارا وہ دراصل میرا بہترین وقت تھا۔

سوال: جنابِ سفیر! کیا آپ پاکستان کے لوگوں کو کچھ کہنا چاہیں گے؟

سفیر کروکر: میں اس اداس خیال کے ساتھ یہاں سے جا رہا ہوں کہ میں یہاں طویل قیام نہیں کرسکا۔ لیکن اس اچھے خیال کے ساتھ کہ ہمارے تعلقات کس سمت میں جا رہے ہیں۔ میں اس ملک کے مستقبل اور لوگوں کی صلاحیتوں اور ارادوں کے بارے میں زبردست پُراعتماد ہوں۔ پاکستان آنے والے برسوں میں ایک علاقائی لیڈر بننے جا رہا ہے اور اور ہم امید کرتے ہیں کہ بدستور اشتراک کار رہیں گے جب اس ملک کے وسائل اور صلاحیتیں بدستور فروغ پا رہی ہیں اور ایک ہم عالمی لیڈر کے طور پر ایک نہایت اہمیت کی حامل ایک علاقائی ریاست، ایک اچھا دوست اور حلیف کے ساتھی رہیں گے۔

(AP Photo/Shakil Adil)

# امریکی سفیر کی جانب سے پاکستان کے ساتھ دیرپا تعلقات پر زور

پاکستان میں متعین امریکہ کے سفیر رائن سی کروکر نے 2 ِ مارچ 2007ء کو کراچی میں اپنی تمام الوداعی ملاقاتوں میں امریکہ کے پاکستان سے تزویراتی اور دیرپا تعلقات پر زور دیا۔

سفیر امریکہ نے کراچی میں امریکی قونصل خانہ میں گزشتہ سال 2 ِ مارچ 2006ء کے بم دھماکہ کے حوالے سے یادگاری تقریب کی صدارت کی۔ اس دھماکہ میں امریکی حکومت کے دو اہلکار ہلاک ہوگئے تھے، جن میں ایک امریکی سفارتکار ڈیوڈ فوئے اور ایک پاکستانی اہلکار افتخار احمد شامل تھے۔

سفیر رائن سی کروکر نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ ہمارے تزویراتی اور طویل المدت تعلقات میں ہم سب انتہاپسندی کے خلاف جنگ جاری رکھنے میں متحد ہیں۔ امریکہ اور پاکستان ایک مشترکہ دشمن کے خلاف نبردآزما ہیں اور یہ لڑائی کسی اور مقام پر اتنی اہم نہیں ہے جتنا یہاں کراچی میں اہم ہے۔

دورۂ کراچی کے دوران امریکی سفیر کروکر نے سندھ کے وزیراعلیٰ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم اور گورنر ڈاکٹر عشرت العباد سے ملاقات کی۔

امریکی سفیر نے ہر موقع پر اس بات کا اعادہ کیا کہ "ہم پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے وقت یہاں تھے، ہم اب بھی یہاں ہیں اور آنے والے وقت میں طویل عرصہ تک یہاں رہیں گے۔

امریکی سفیر نے کراچی میں امریکی بزنس کونسل کے ارکان سے بھی ملاقات کی اور امریکہ اور پاکستان کے درمیان تجارتی تعلقات پر بات چیت کی۔

# امریکی سفیر کی جانب سے پاکستان میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات میں اعانت اور معاشرہ میں خواتین کے کردار کی اہمیت پر زور

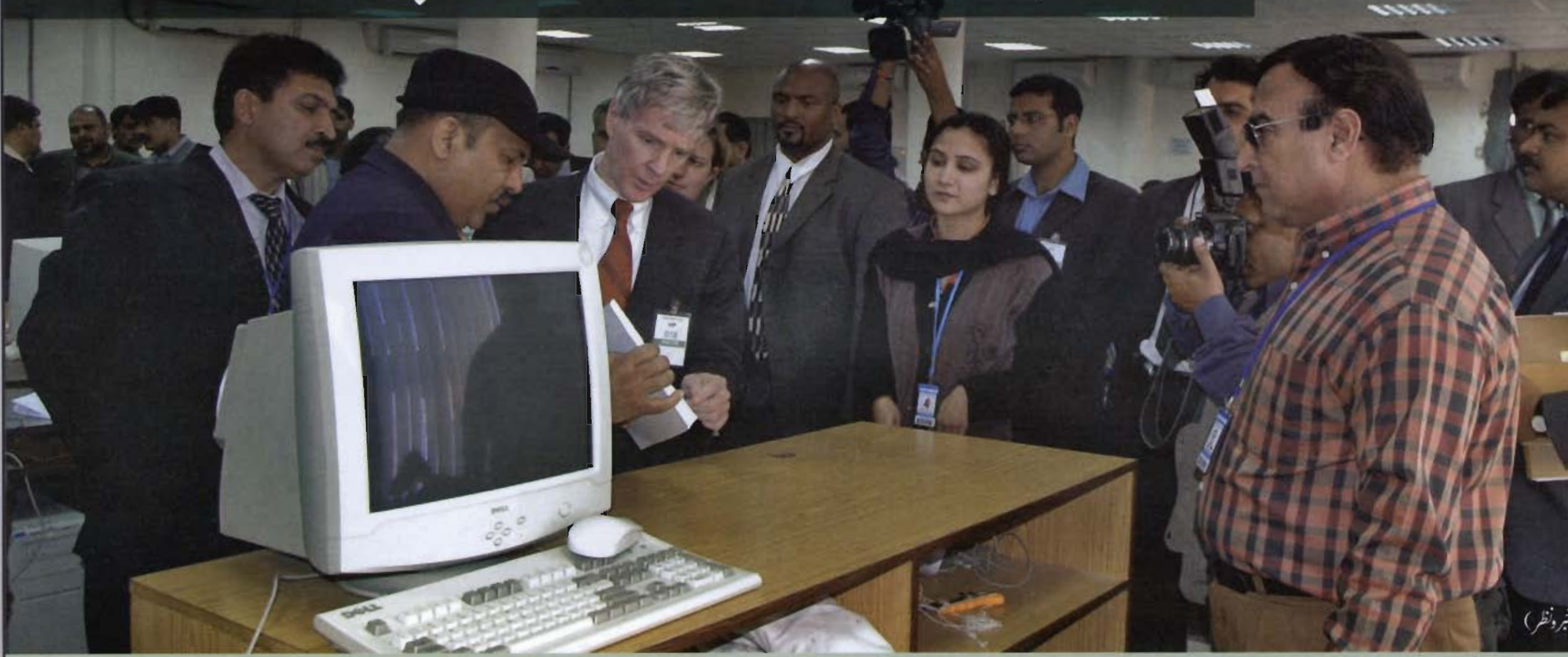

پاکستان میں متعین امریکی سفیر رائن سی کروکر نے سوموار 5 مارچ 2007 ء کو لاہور میں اپنے الودعی دورہ کے دوران " آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد میں پاکستان کی اعانت کیلئے امریکی عزم" اور "معاشرہ کی تشکیل میں خواتین کے ناگزیر کردار" کی اہمیت پر زور دیا۔ سبکدوش ہونے والے امریکی سفیر نے اپنی تمام ملاقاتوں میں امریکہ اور پاکستان کے مابین تزویراتی اور پائیدار تعلقات کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے آج کال سوفٹ کے دفتر کے دورہ کے دوران جہاں رائے دہندگان کی فہرستوں کی تیاری کیلئے اندراج اور تصدیق کا کام ہو رہا ہے کہا کہ اعداد و شمار جمع کرنے اور ان کی جانچ پڑتال کے زبردست کام کا تمام تر سہرا الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سر ہے۔ حکومتِ امریکہ 16 ملین ڈالر مالیت پروگرام کے ذریعہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی مدد کر رہا ہے جو یو این ڈی پی کی زیر قیادت ایک بین الاقوامی کوشش کا حصہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگرچہ بین الاقوامی برادری مدد کر سکتی ہے لیکن آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کی حتمی ذمہ داری بہر حال پاکستانیوں پر عائد ہوتی ہے۔ میں اس عمل سے وابستگی پر حکومتِ پاکستان کو مبارک باد دیتا ہوں۔

لاہور میں اپنے الودعی دورہ کے دوران رائن سی کروکر نے گورنر پنجاب ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول اور چیف سیکریٹری سلمان صدیقی سے بھی ملاقات کی۔ امریکی سفیر نے اتوار کو اسلام آباد میں وزیر اعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی سے ملاقات کی۔

امریکی سفیر نے لاہور میں پاکستانی امریکی تاجروں سے بھی ملاقات کی اور اُن پر زور دیا کہ وہ اس حقیقت کو مدنظر رکھ کر مضبوط تر تعلقات کیلئے مل جُل کر کام کریں کہ امریکہ نے پاکستان میں سب سے زیادہ غیر ملکی سرمایہ کاری کی ہے اور پاکستانی مصنوعات کا سب سے بڑا درآمد کنندہ بھی ہے۔

# خواتین

## معاشرہ میں اپنا کلیدی کردار ادا کریں:

امریکی سفیر رائن سی کروکر

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے 8 مارچ 2007ء کو کنیئرڈ کالج برائے خواتین لاہور میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خواتین مہذب معاشرہ اور حکومت میں اپنا کردار ادا کر کے، میڈیا میں اپنی آواز بلند کر کے اور اپنا کاروبار خود چلا کر اپنے معاشروں کی تشکیل میں ناگزیر کردار ادا کرتی ہیں۔

کنیئرڈ کالج لاہور میں امریکی سفیر کا خطاب ان سرگرمیوں میں سے ایک ہے جو امریکی سفارت خانہ اور قونصل خانے ملک بھر میں خواتین کے عالمی دن منانے کیلئے منعقد کر رہے ہیں۔

امریکی سفیر نے طالبات سے کہا کہ " آپ تمام نوجوان خواتین جنہیں میں آج یہاں دیکھ رہا ہوں آئندہ نسل کی رہنما بنیں گی اور میں آپ کی حوصلہ افزائی کروں گا کہ آپ اُن نت نئے خطوط پر سوچیں جن کے ذریعہ آپ اپنے معاشرہ پر مثبت انداز میں اثر انداز ہو سکتی ہیں۔

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

# امریکہ سفیر کا دورۂ بہاولپور کے دوران دوطرفہ تجارت اور بین المذاہب ہم آہنگی کی ضرورت پر زور

پاکستان میں متعین امریکی سفیر رائن سی کروکر نے 6 مارچ 2007ء کو بہاولپور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے دورہ کے دوران اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کے ساتھ اپنے تجارتی تعلقات کو وسیع کرنے کی نئی راہیں تلاش کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔

انہوں نے کہا کہ دوطرفہ سرمایہ کاری سمجھوتہ (BIT) ہمارے نئے اقتصادی تعلقات میں ایک اہم پہلے قدم کا مظہر ہے۔ اس سمجھوتہ کا جلد ہونا دونوں ملکوں کے مفاد میں ہے اور اس سے امریکی سرمایہ کاروں کا پاکستان پر اعتماد بڑھے گا۔ اس کے علاوہ ہم پاکستان کے تاریخی طور پر پس ماندہ علاقوں میں، خاص طور پر افغان سرحد کے نزدیک علاقوں اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے مواقع کے زون (ROZs) قائم کرنے کی تجویز پیش کر رہے ہیں

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے کہا کہ 8 مارچ کو خواتین کا عالمی دن نزدیک آ رہا ہے اور وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان میں زیادہ تعداد میں خواتین کاروباری مالکان کی ضرورت کی اہمیت پر زور دیں گے، خاص طور پر بہاولپور میں چاندی کے زیورات سازی کے شعبہ میں خواتین کو آگے آنا چاہیئے۔ اگر آبادی کے نصف حصہ کی فعال طور پر معیشت میں شرکت کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے تو معیشت ترقی نہیں کر سکتی۔

# امریکی سفیر رائن سی کروکر کا اُچ شریف میں صوفیائے کرام کے مزارات کا دورہ

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے اُچ شریف میں صوفیائے کرام کے مزارات کے دورہ کے دوران کہا کہ صوفیائے کرام برصغیر میں امن کے پرچار کیلئے آئے۔ وہ اپنے ساتھ امن وآشتی اور رواداری کا جو پیغام لائے وہ آج کے پُرآشوب دور میں بھی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ اسلام کے اس بنیادی پیغام کو اُن غیر موافق آوازوں سے ہٹ کر سنا جائے جوامت کے اندر اور اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان اختلافات کے بیج بونا چاہتی ہیں۔

رائن سی کروکر نے کہا کہ دہشت گردی کی اسلام میں یا کسی اور مذہب میں کوئی جگہ نہیں ہے اور وہ پنجاب میں حالیہ فرقہ وارانہ اور انتہا پسندانہ حملوں کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

امریکی سفیر نے کہا کہ "میں ان تمام لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جو فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور بین المذاہب مکالمہ کیلئے کام کررہے ہیں۔ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان خلیج دور کرنے کی کوششوں سے پاکستان قائداعظم کا وہ خواب شرمندۂ تعبیر کرسکے گا جو انہوں نے ایک ایسے ملک کیلئے دیکھا تھا جہاں تمام لوگ اپنی مرضی کے مذہب کی پیروی کرنے کیلئے آزاد ہوں۔

رائن سی کروکر نے اپنی گفتگو ان خیالات پر ختم کی کہ امریکہ نے انتہا پسند گروہوں کا سدباب کرنے کیلئے پاکستان کی حکومت اور عوام کے ساتھ کام کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے اور ہم میں سے سب لوگ ایسے گروہوں کو جہاں پائیں ختم کرنے کیلئے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ مل جل کر کام کریں۔

(فوٹو خبر ونظر)

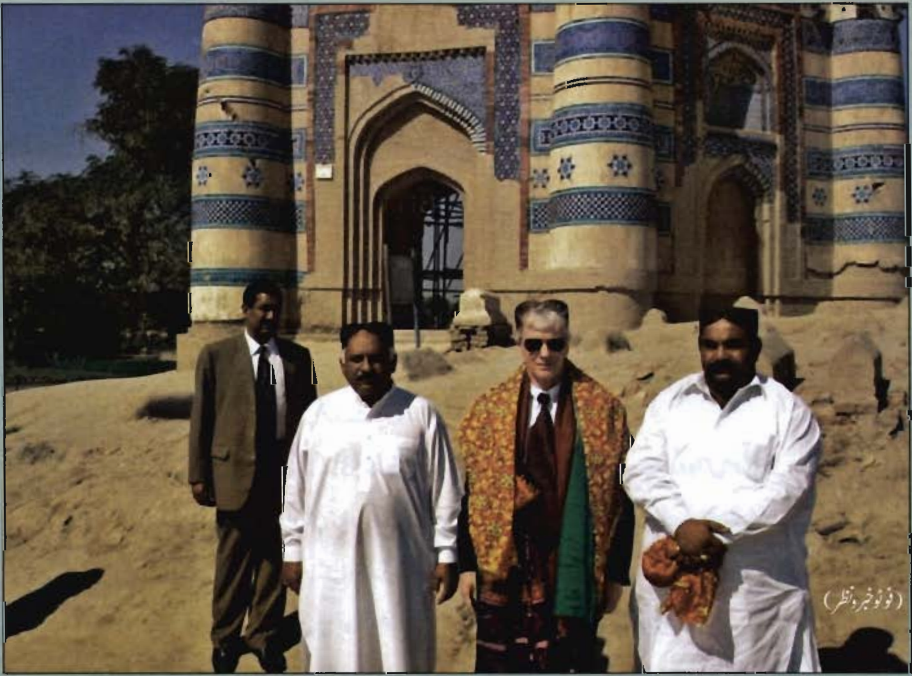
(فوٹو خبر ونظر)

(فوٹو خبر ونظر)

# امریکی سفیر کا
# صوبہ سرحد اور فاٹا میں سلامتی اور ترقی میں مدد دینے کے عزم کا اعادہ

(فوٹو خبر و نظر)

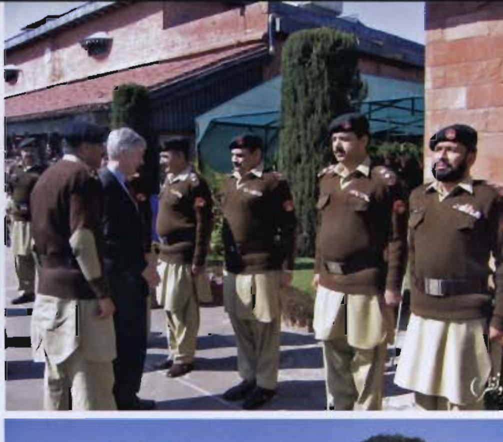

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

پاکستان میں متعین امریکی سفیر رائن سی کروکر نے نے 7 مارچ 2007ء کو پشاور میں اپنے الوداعی دورہ کے دوران صوبہ سرحد اور وفاق کے زیر اہتمام قبائلی علاقوں (فاٹا) میں سلامتی اور ترقی کیلئے امریکہ کی دیرپا وابستگی پر زور دیا ہے۔

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے پشاور میں اپنے دورہ کے دوران گورنر سرحد محمد علی جان اورکزئی، وزیر اعلیٰ سرحد محمد اکرم خان درانی، 11 ویں کور کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل حامد خان اور فرنٹیئر کور کے کمانڈنٹ میجر جنرل محمد عالم خٹک سے ملاقاتیں کیں۔

امریکی سفیر نے کہا کہ امریکہ کے پاکستان کے ساتھ کثیر الجہت اور پائیدار تعلقات ہیں۔ ہم نے دہشت گردی کے خلاف مشترکہ جنگ میں پاکستان کے لوگوں کی مدد کرنے اور اُن کو تعلیم، صحت کی سہولتوں اور روزگار کی فراہمی تک بہتر رسائی کا زبردست عزم کر رکھا ہے۔

امریکی سفیر نے آج پشاور یونیورسٹی میں واقع لنکن کارنر کا بھی دورہ کیا جہاں انہوں نے پشاور کے علاقہ میں یونیورسٹی کے طالبعلموں سے ملاقات کی جو امریکی قونصل خانہ کے تعاون سے ہونے والے مذاکرہ میں شرکت کر رہے ہیں۔

سفیر رائن سی کروکر نے منگل کی شب امریکی قونصل خانہ کی پرنسپل آفیسر مس لین ٹریسی کی رہائش گاہ پر ایک الوداعی تقریب میں بھی شرکت کی اور صوبہ سرحد کی سیاسی، علمی، کاروباری اور میڈیا کی شخصیات سے ملاقات کی۔

## امریکی سفیر نے

# ”جمہوری مکالمات“

## پر مذاکرہ کا افتتاح کیا

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے 7 مارچ 2007ء کو امریکی قونصل خانہ پشاور میں یونیورسٹی کے طالبعلموں کے تیسرے سالانہ مذاکرہ کا افتتاح کیا۔ اِس سال بحث کا عنوان "جمہوری مکالمات" ہے۔

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ صدر بش نے جمہوریت کے فروغ کو امریکی خارجہ پالیسی کا کلیدی ستون بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر مشرف نے وعدہ کیا ہے کہ پاکستان میں امسال آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرائے جائیں گے اور امریکہ اس فیصلہ کی حمایت کرتا ہے۔

"جمہوری مکالمات" کے شرکاء کا انتخاب کڑی شرائط پر پورا اترنے والے طالب علموں میں سے کیا جاتا ہے اور یہ پشاور کے علاقہ میں 9 جامعات اور اداروں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

امریکی سفیر نے پشاور یونیورسٹی میں واقع لنکن کارنر میں ان طالبعلموں سے ملاقات میں کہا کہ آپ نہ صرف اپنی تعلیمی کارکردگی بلکہ خدمت کے جذبہ سے لگن کی بنیاد پر منتخب کئے گئے ہیں۔

یہ گروپ جمہوریت کے بارے میں مضامین پر ہفتہ وار بحث کرے گا اور یہ پروگرام مضمون نویسی کے ایک مقابلہ پر اختتام پذیر ہوگا جس کے نتائج کا فیصلہ پشاور یونیورسٹی کے اساتذہ کریں گے۔

## امریکی سفیر کی دورۂ کوئٹہ کے دوران

# جمہوریت کے فروغ کیلئے مسلسل تعاون کی یقین دھانی

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے بلوچستان کی صوبائی اسمبلی میں ریسورس سینٹر کی افتتاحی تقریب میں اظہارخیال کرتے ہوئے جمہوریت کے فروغ، پارلیمانی اداروں کی تشکیل اور شفاف پن کیلئے مسلسل تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔ امریکی سفیر نے 12 مارچ 2007ء کو کوئٹہ میں اپنے الوداعی دورہ کے دوران امریکہ اور پاکستان کے مابین تزویراتی، اہم اور کثیرالجہت تعلقات اور اپنے مشترکہ دشمن دہشت گردی کے خلاف لڑائی جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

امریکی سفیر نے وزیراعلیٰ بلوچستان جام محمد یوسف، 12ویں کور کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل حامد ربنواز، سپیکر بلوچستان اسمبلی جمال شاہ کاکڑ، انسدادِ منشیات کے ادارہ اے این ایف کے ریجنل ڈائریکٹر بریگیڈیئر انوارالحق اور انسپکٹر جنرل بلوچستان پولیس طارق کھوسہ سے ملاقاتیں کیں۔ عراق میں امریکی سفیر کی حیثیت سے تعیناتی کیلئے روانگی سے قبل اعلیٰ امریکی سفارت کار کا صوبہ بلوچستان کا یہ الوداعی دورہ تھا۔

اپنے دورۂ کوئٹہ کے دوران، امریکی سفیر کروکر نے بلوچستان کی صوبائی اسمبلی میں امریکی مالی اعانت سے قائم کئے جانے والے انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی ریسورس سینٹر کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ اس تقریب میں انہوں نے سپیکر جمال شاہ کاکڑ کی جانب سے قانون سازی کے عمل کے بارے میں معلومات تک تمام شہریوں کی رسائی کیلئے کوششوں کے ذریعہ شفافیت کیلئے ان کے جذبہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

امریکی عوام نے امریکی سرکاری ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) کے ذریعہ پاکستان کو قانون سازی کے عمل کو مستحکم کرنے کیلئے 14 ملین ڈالر کی مالی اور فنی امداد فراہم کی ہے، جس میں بلوچستان کی صوبائی اسمبلی میں انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی ریسورس سینٹر بھی شامل ہے۔ حکومتِ امریکہ پاکستان کی قومی اسمبلی اور دیگر صوبائی اسمبلیوں کیلئے مالی اور فنی امداد فراہم کر رہی ہے۔

امریکی سفیر نے کوئٹہ میں صوبائی اسمبلی کے ریسورس سینٹر میں کہا کہ " قانون سازی کے استحکام کا امریکی پاک پروگرام پاکستان بھر میں جمہوری اداروں کی ترقی میں مسلسل اور مکمل امریکی تعاون کا غماز ہے۔ کوئٹہ میں اس مرکز کیلئے امریکی عوام کی مالی اعانت امریکہ کی خارجہ پالیسی کے اہم بنیادی ستون یعنی جمہوریت کے فروغ کا مظہر ہے۔

یوایس ایڈ نے صوبہ بلوچستان کو 2002ء سے اب تک تعلیم کے شعبہ میں لگ بھگ 3 ملین ڈالر کی امداد فراہم کی ہے اور صوبے کے بارانی زراعت کیلئے خوراک کے وافر ذخائر کی فراہمی اور غربت کے خاتمہ کے منصوبہ کیلئے 6 ملین ڈالر فراہم کئے ہیں۔ یوایس ایڈ نے صوبہ بلوچستان کو صحت عامہ کی سرگرمیوں کیلئے 2003ء سے اب تک 2 ملین ڈالر کی امداد فراہم کی ہے۔

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے کوئٹہ میں انسدادِ منشیات کے ادارہ کے بریگیڈیئر انوارالحق سے ملاقات میں بھی پاکستان میں منشیات کی روک تھام کی باہمی کوششوں میں اپنے ملک کی طرف سے مسلسل حمایت کا وعدہ کیا۔

امریکی سفارتخانہ کا شعبہ انسدادِ منشیات نے حکومتِ پاکستان کو اضافی فنڈ پر مبنی 30 ملین ڈالر فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے جس میں 8 ملین ڈالر انسدادِ منشیات کے ادارہ (اے این ایف) کو لیس کرنے کیلئے مختص کئے گئے ہیں، کیونکہ وہ منشیات کے بڑھتے ہوئے اس عالمی خطرے سے نبرد آزما ہونے کیلئے اپنے آپریشنز کو وسعت دے رہا ہے۔ یہ اضافی فنڈ پاکستان اور امریکہ کو افیون کے خاتمہ کے مشترکہ نصب العین میں ایک دوسرے کو مزید قریب لا رہا ہے۔ منشیات کی لعنت دنیا بھر میں کروڑوں افراد کو متاثر کر رہی ہے۔

## امریکہ کی طرف سے پاکستان کو

# گندھارا تہذیب کے قیمتی مسروقہ نوادرات کی حوالگی

(KN Photo)

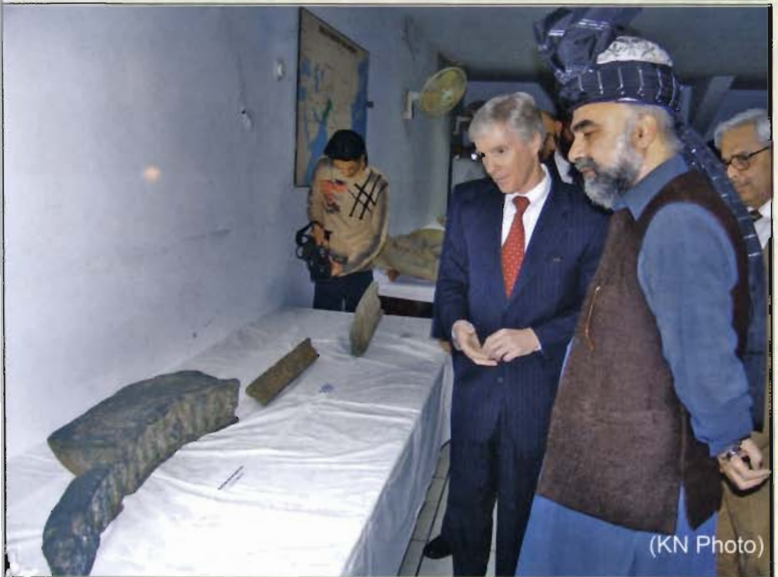
(KN Photo)

(KN Photo)

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے کہا ہے کہ بیش بہا قیمتی گندھارا نوادرات کی واپسی پاکستان اور امریکہ کے مابین تعاون کی اہمیت کی ایک نمایاں مثال ہے۔ وہ 8 مارچ 2007ء کو سر سید میموریل بلڈنگ میں واقع اسلام آباد عجائب گھر میں امریکہ کی جانب سے پاکستان کو گندھارا تہذیب کے مسروقہ نوادرات حوالے کئے جانے کی تقریب میں اظہار خیال کر رہے تھے۔ تقریب کے میزبان وفاقی وزیر ثقافت ڈاکٹر جی جی جمال تھے۔

انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے قانون کے نفاذ کے حوالے سے تعلقات میں پختگی، احترام اور تعاون کی علامت ہے اور یہ پاکستان کے بھرپور ثقافتی ورثہ کیلئے ہماری حقیقی احترام کی اہم علامت ہے۔

پاکستان کو جو 39 نوادرات واپس کئے گئے ہیں، اُن میں بدھ مت کے مجسمے، دوسری صدی قبل مسیح کا ایک نادر پیالہ اور متعدد دیگر مجسمے جن میں تپسیا کرتے ہوئے مہاتما بدھ کا مجسمہ شامل ہیں۔

گندھارا پاکستان کے تاریخی اور ثقافتی ورثہ کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے۔ یہ فنون لطیفہ اور روشن خیال فکر و نظر کا مرکز تھا اور دوسری صدی قبل مسیح سے پانچویں صدی عیسوی تک علوم کا مرکز تھا۔

امریکی سفیر نے کہا کہ جدید پاکستان کی طرح گندھارا بھی خطہ میں تہذیبی اور معاشی گزرگاہ تھا۔ گندھارا تہذیب کے نوادرات دنیا میں ایشیاء فنون کے کئی مشہور عجائب گھروں کی زینت ہیں، جس طرح پاکستان کے ممتاز عجائب گھروں میں نمائش کیلئے رکھے گئے ہیں جن میں پشاور، لاہور اور اسلام آباد کے عجائب گھر شامل ہیں۔

وفاقی وزیر ثقافت کے ساتھ اس تقریب میں پاکستانی اور امریکی حکام نے شرکت کی جن میں محکمہ آثار قدیمہ و عجائب گھر کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر فضل داد کاکڑ، سیکریٹری ثقافت سلیم گل شیخ، نوادرات کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد اشرف، ڈائریکٹر جنرل کسٹمز انٹیلی جینس میجر جنرل فہیم اور امریکی محکمہ داخلی سلامتی کے نمائندے کیتھ سی رائن بھی شامل تھے۔

رائن سی کروکر نے کہا کہ یہاں جو نوادرات نمائش کیلئے رکھے گئے ہیں، وہ پاکستان سے غیر قانونی طور پر تہذیبی نوادرات کی کالے دھندے کی ایک بین الاقوامی منڈی میں اسمگل کئے گئے تھے۔ انہیں ستمبر 2005ء میں امریکہ محکمہ داخلی سلامتی کے اہلکاروں نے نیو آرک میں پکڑ لیا تھا۔

سفیر کروکر نے کہا کہ پاکستانی اور امریکی ماہرین نے اس بات کی تصدیق کرنے کیلئے کہ یہ اشیاء پاکستان کے شمالی علاقہ میں کھنڈرات سے غیر قانونی طور پر کھدائی کر کے نکالی گئی ہیں مل جل کر کام کیا۔ پاکستانی قانون کے تحت حکومتِ پاکستان کی واضح اجازت کے بغیر ثقافتی نوادرات کی برآمد غیر قانونی ہے۔

امریکی سفیر نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا کہ جس شخص نے یہ نوادرات وصول کرنے تھے اس نے اُن پر اپنا دعویٰ ترک کر دیا اور یہ امریکہ کی وفاقی حکومت کی تحویل میں رہے، جبکہ محکمہ داخلی سلامتی کے ایک اعلیٰ افسر نے ان نوادارت کے متعلق تحقیقات کیں۔ محکمہ داخلی سلامتی کے عملے نے جنوبی ایشیائی فنون کے شعبہ کے متعدد ماہرین اور امریکی محکمہ خارجہ کے حکام کے ساتھ مل کر کام کیا۔

# U.S. Repatriates
# Priceless Gandharan Artifacts to Pakistan

(KN Photo)

(AP Photo/Anjum Naveed)

The return of priceless Gandharan artifacts "represents a very significant example of the importance of cooperation between Pakistan and the United States," the U.S. Ambassador Ryan C. Crocker emphasized during a ceremony hosted by Federal Minister for Culture, Dr. G. G. Jammal, marking the repatriation of Gandharan artifacts at the Islamabad Museum, Sir Syed Memorial Building on March 8.

"It is a sign of maturity, respect and cooperation in our law enforcement relationship. It is an important sign of our true respect for the profound cultural heritage of Pakistan," the Ambassador said.

Among the 39 repatriated artifacts items recovered were Buddhist statues, a rare cup from the second century before the Common Era and a number of sculptures, including a starving Buddha.

Gandhara is one of the foundation stones of Pakistan's historic and cultural heritage. It was a center of art, a center of enlightened thought, and a center of learning from the second century before the Common Era to the fifth century of the Common Era.

"Like modern Pakistan, Gandhara was a cultural and economic crossroads of the region," the American Ambassador said. "Artifacts of Gandhara are celebrated in many of the world's leading museums of Asian art; just as they are celebrated in the leading museums of Pakistan, including those in Peshawar, in Lahore, and here in Islamabad."

Also, joining the Culture Minister at the ceremonial return of retrieved artifacts, were other Pakistani and American officials, including the Director General of Archaeology & Museums, Dr. Fazal Dad Kakar; the Secretary of Culture, Salim Gul Shaikh; the Director of Antiquities, Dr. Mohamed Ashraf; the Director General Customs Intelligence, Maj Gen. Faheem; and a representative of the U.S. Department of Homeland Security, Mr. Keith C. Ryan.

Ambassador Crocker said that the artifacts displayed here were shipped illegally from Pakistan to an international black market in cultural artifacts. They were seized and recovered by agents of the United States Department of Homeland Security in the port of Newark in September, 2005.

"Pakistani and American experts worked together to verify that the items had been illegally excavated from sites in the northern part of Pakistan. Under Pakistani law, it is illegal to export cultural antiquities without the expressed permission of the government of Pakistan," Ambassador Crocker said.

The Ambassador explained that the individual who was destined to receive the artifacts abandoned the items, and they remained in U.S. federal custody while a senior agent of the Department of Homeland Security investigated these artifacts. The Department of Homeland Security worked with various experts in the field of South Asian art and with staff from the U.S. State Department.